حوصلہ

پسے لوگو، تھکے لوگو، بجھے لوگو،
نویدِ صبح دیتا ہوں، تمہیں بیدار کرتا ہوں!
مرے ماتھے پہ صبحِ کامرانی کا کانگیں اور مٹھیوں میں گوہرِ مقصودِ انسانی
مرے بازو ہیں ہمت اور جواں مردی
مجھے سب حوصلہ کہتے ہیں شانِ آدمیت ہوں!

مرا پرچم ہمالہ پر، سمندر کی تہوں میں میرے نقشِ پا کی تحریریں
میں ہوں وتنام کا نعرہ، فلسطیں کا ترانہ ہوں
میں کب بغداد میں ٹوٹا، کہاں کابل میں ہارا ہوں
سلگتی وادیءِ کشمیر میں اب تک میں زندہ ہوں
مجھے دیکھا نہیں تم نے؟
غزہ میں اور شتیلا، صابرہ میں خون کی ہولی سے بھی ہارا نہیں ہوں میں
جہاں ہر پل گواہی زندگی کی، موت کے ہونٹوں سے ملتی ہے۔۔۔
جہاں گلیوں میں بکتر بند، ٹینک، اور اسلحہ سے لیس فوجی دندناتے ہیں
میں ننھے پھول سے ہاتھوں میں پتھر دے کے ٹکرانا سکھاتا ہوں۔۔

شہیدوں کے جنازے اپنے کندھوں پر اٹھاتا ہوں
مرے آنسو نہیں گرتے!
مجھے دیکھا نہیں تم نے؟؟
بلکتی زندگی کو پالنوں میں سر بکف مائیں مری لوری سناتی ہیں
جہاں بھونچال بنیادِ فصیل و در میں رہتے ہیں
مرے رستے لرزتے ڈولتے منظر میں رہتے ہیں
میں متزلزل نہیں ہوتا۔۔۔۔
نئی تعمیر کا تیشہ اٹھاتا ہوں، نئے قریئے بساتا ہوں!
صداقت راستہ میرا،
مری تدریس زینبؑ اور مکتب کربلا میرا
مجھے دیکھا نہیں تم نے؟
بساطِ کربلا سے شام تک اس قافلے کا ہمسفر میں تھا
سروں کے پھول نیزوں پر تھے، دست و پا میں زنجیریں
زمیں سکتے میں تھی اور آسماں حیرت کدوں میں تھا
مرے لہجے کی گونج اب تک سنائی دے رہی ہے

شام کی گلیوں میں بازاروں میں رستوں میں فصیلوں میں
مجھے دیکھا نہیں تم نے؟

فصیلِ جبر و استبداد سے ٹکراتا رہتا ہوں

میں گھبراتا نہیں ہوں لاؤ لشکر سے، نہ باطل کے عزائم سے، نہ طوفانِ حوادث سے!

مجھے سب، حوصلہ، کہتے ہیں شانِ آدمیت ہوں۔۔۔

مین وہ اکسیر ہوں اکثر حیات وموت کی اس کشمکش میں جب

کوئی بیمار ہمت ہار بیٹھا ہو

اسے مرنے نہیں دیتا۔۔۔

میں نابینوں کی آنکھیں ہوں، میں معذوروں کی لاٹھی ہوں

نحیف و ناتواں محکوم قوموں کا میں نغمہ ہوں

محبت میں ملے زخموں کا مرہم ہوں

جہاں اشکوں کی بارش، سسکیوں کے سرد خانے ہوں

میں جینے کا ہنر دیتا ہوں، دل کے زخم بھرتا ہوں

حصارِ ظلمتِ شب میں

دیئے کی سرکشیدہ لو کو میں بجھنے نہیں دیتا۔۔۔!!!